

البَطْمِينَةُ ۳۷ اُرْجِعِيْ اِلَىٰ رَبِّكَ رَاضِيَةً			
الرَّاضِيَةَ	رَبِّكَ	اِلَىٰ	اُرْجِعِيْ
الطمینان حاصل کرنیوالی لوٹ/واپس چل طرف پروردگار اپنے کی (اپنے رب سے) راضی ہونے والی			
والی روح اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی			
مَرْضِيَّةٌ ۳۸ فَاَدْخِلِيْ فِيْ عَبْدِي ۳۹ لَا			
مَرْضِيَّةٌ	فَاَدْخِلِيْ	فِيْ	عَبْدِيْ
(اپنے رب کی) پسندیدہ/پسند کی ہوئی پس داخل ہو میں بندوں میرے			
وہ تجھ سے راضی۔ تو میرے (ممتاز) بندوں میں داخل ہو جا۔			
وَ اَدْخِلِيْ جَنَّتِيْ ۴۰			
وَ	اَدْخِلِيْ	جَنَّتِيْ	
اور	داخل ہو	بہشت میری میں	
اور میری بہشت میں داخل ہو جا۔			
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ			
شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔			
لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۱ وَاَنْتَ حِلٌّ			
لَا	اُقْسِمُ	بِهٰذَا الْبَلَدِ	وَاَنْتَ حِلٌّ
نہیں	قسم کھاتا ہوں میں	اس شہر کی	اور تو/تجھے ٹھہرا ہوا/حلال ہے
ہمیں اس شہر (مکہ) کی قسم اور تم اسی			

سے ایسے لوگ ہی نہیں گے۔ ان کی موت کے وقت کہا جائے گا کہ اے وہ جس کا دل اپنے رب کے ساتھ اٹکا رہا چل اپنے رب کی طرف تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ مل جا میرے بندوں میں اور داخل ہو جا میری جنت میں۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ

البلد بھی کسی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی جبکہ کفار مکہ حضور ﷺ کے دشمن بن گئے تھے۔ آپ کے خلاف ہر قسم کی ظلم و زیادتی کرتا اپنے لیے حلال کر لیا تھا۔ اس سورۃ کا موضوع دنیا میں انسان کی حیثیت کا تعین ہے۔ اللہ نے انسان کیلئے سعادت اور شقاوت کے دونوں راستے واضح کر کے دکھا دیئے ہیں۔

اَفْعَالٌ نَزْرَجِعِيْ: تو لوٹ رجوع کر جو جوع سے امر واحد حاضر مؤنث زَجِعٌ يُوْجِعُ۔ اَدْخِلِيْ: تو داخل ہو ڈھونڈنے سے اِنْتِ اَدْخَلِيْ۔

اسْمَاءُ: الْمُطْمِئِنَّةُ: سکون پانہوالی/پانے والا قرار والی اللہ کی یاد سے سکون پانے والی (روح اور نفس) اَطْمِئِنَّا سے اسم فاعل (واحد مؤنث)۔ مَرْضِيَّةٌ: پسندیدہ پسند کیا ہوا (نفس) رَضِيَ اور رَضُوْا سے اسم مفعول (واحد مؤنث) رَضِيَ کے معنی پسند کرنا راضی ہونا۔ حِلٌّ: اترنا حلال ہونا حلال/جائز مصدر ہے۔

اس زندگی کے لیے وسائل بھی فراہم کر دیئے ہیں۔ اب یہ انسان کا اپنا کام ہے کہ وہ محنت و مشقت سے سعادت کی راہ کو پسند کرے یا برے راستہ کو اختیار کر کے برے انجام سے دوچار ہو۔

آیت ۳۳۱ میں شہر مکہ کی تاریخ اور اس میں حضور ﷺ کی مصائب پر مبنی زندگی اور پوری اولاد آدم کی حالت کو اس حقیقت پر تم کھا کر پیش کیا گیا ہے کہ دنیا انسان کیلئے آرام گاہ نہیں جس میں وہ پیش و آرام کے مزے لینے کے لیے پیدا کیا گیا ہے بلکہ یہاں اس کی پیدائش ہی مشقت کی حالت میں ہوئی ہے۔

آیت ۳۳۵ تا ۳۳۷ میں انسان کی اس غلط فہمی کو دور کیا گیا ہے کہ اس پر کسی بالاتر طاقت کا کوئی قابو نہیں جو اس کے کاموں کی نگرانی کرنے والی ہے اور اس سے مواخذہ کیا جانے والا ہے۔ وہ نمود و نمائش کیلئے توجہ جا مال خرچ کر ڈالتا ہے لیکن جب کہا جاتا ہے کہ اپنی آخرت سنوارنے کیلئے حق پر خرچ کرو

بِهَذَا الْبَلَدِ ۶ وَالْوَالِدِ وَمَا وَلَدًا ۳ لَقَدْ				
بِهَذَا الْبَلَدِ	وَالْوَالِدِ	وَمَا	وَلَدًا	لَقَدْ
اس شہر میں	اور والد کی	اور	اس نے جنا/ پیدا ہوا اسکے ہاں	البتہ یقین
شہر میں تو رہتے ہو اور باپ (یعنی آدم) اور اس کی اولاد کی قسم کہ ہم نے				
خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ۴ أَيَحْسَبُ أَنْ				
خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ	فِي	كَبَدٍ	أَيَحْسَبُ	أَنْ
بنایا ہم نے	انسان کو	میں تکلیف/ محنت	کیا/ آیا وہ گمان کرتا ہے	کہ
انسان کو تکلیف (کی حالت) میں (رہنے والا) بنایا ہے۔ کیا وہ خیال رکھتا ہے				
لَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ۵ يَقُولُ أَهْلَكْتُ				
لَنْ	يَقْدِرَ	عَلَيْهِ	أَحَدٌ	يَقُولُ أَهْلَكْتُ
ہرگز نہ	قادر ہوگا	اس پر	کوئی	کہتا ہے میں نے برباد کیا
کہ اس پر کوئی قابو نہ پائے گا؟ کہتا ہے کہ میں نے بہت سامان				
مَا لَأَبَدًا ۶ أَيَحْسَبُ أَنْ لَمْ يَرَهُ أَحَدٌ ۷				
مَا لَأَبَدًا	أَيَحْسَبُ	أَنْ	لَمْ يَرَهُ	أَحَدٌ ۷
مال	بہت سا	کیا اسے بدلتا ہے	کہ نہیں دیکھا اس کو	کسی نے
برباد کیا۔ کیا اسے یہ مان ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا نہیں؟				
أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ ۸ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ۹				
أَلَمْ نَجْعَلْ	لَهُ	عَيْنَيْنِ	وَلِسَانًا	وَشَفَتَيْنِ ۹
کیا نہیں	بنائیں ہم نے	اس کے لیے دو آنکھیں	اور زبان	اور دو ہونٹ
بھلا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیں؟ اور زبان اور دو ہونٹ (نہیں دیئے)؟				

افعال: وَلَدًا: اس نے جنا و لادۃ سے ماضی واحد غائب مذکر وَلَدًا۔ يَحْسَبُ: وہ گمان/ خیال کرتا ہے حَسِبَانٌ سے مضارع واحد غائب مذکر حَسِبَ۔ يَحْسَبُ۔ لَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ: ہرگز قادر نہ ہوگا کوئی قابو نہ پائے گا قَدْرَةٌ (عظمی) (قدرت رکھنا/ قادر ہونا) سے مضارع مثنیٰ بہن واحد غائب مذکر قَدَرَ۔ يَقْدِرُ۔ أَهْلَكْتُ: میں نے ہلاک کیا/ برباد کیا اِهْلَاكَ سے ماضی واحد مطلق۔ لَمْ يَرَهُ دیکھا وُؤَيْتَ سے مضارع مثنیٰ بہن واحد غائب مذکر رَأَى۔ يَرَى۔ اِسْمَاعُ: کَبَدٍ: محنت/ تکلیف رَجٌّ: لَبَدًا: بہت سا (مال) ڈھیر۔ عَيْنَيْنِ: دو آنکھیں عَيْنٌ کا شنیہ۔ لِسَانًا: زبان۔ شَفَتَيْنِ: دو ہونٹ شَفَاةٌ واحد۔ وَالْوَالِدِ: مراد حضرت آدم کی ہونٹیں اور سرت برہمن ہیں۔

وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ۱۰ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۱۱				
وَهَدَيْنَا	هُ	النَّجْدَيْنِ	فَلَا	اِقْتَحَمَ
اور ہم نے دکھادیئے	اسکو	دونوں راستے	پس نہ	وہ خطرات میں گزرا
(یہ چیزیں بھی دیں) اور اس کو (خیر و شر کے) دونوں راستے بھی دکھا دیئے۔ مگر وہ گھائی پر سے ہو کر نہ گزرا۔				
وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۱۲ فَكُ رَقَبَةً ۱۳ أَوْ				
وَمَا	أَدْرَاكَ	مَا	الْعَقَبَةُ	فَكُ
اور کیا	سجھتے	کیا ہے	گھائی	چھڑانا
اور تم کیا سمجھتے کہ گھائی کیا ہے؟ کسی (کی) گردن کا چھڑانا یا				
رَقَبَةً ۱۳ أَوْ				
اور	کیا	سجھتے	کیا ہے	گردن (غلامی سے)
اور تم کیا سمجھتے کہ گھائی کیا ہے؟ کسی (کی) گردن کا چھڑانا یا				
إِطْعَمْتُ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ۱۴ يَتِيمًا ذَا				
إِطْعَمْتُ	فِي	يَوْمٍ	ذِي	مَسْغَبَةٍ
کھانا کھلانا	میں	دن	والے	بھوک
بھوک کے دن کھانا کھلانا یتیم				
مَقْرَبَةٍ ۱۵ أَوْ مَسْكِينًا ذَا مَرَبَةٍ ۱۶ ثُمَّ				
مَقْرَبَةٍ	أَوْ	مَسْكِينًا	ذَا	مَرَبَةٍ
قربت کو	یا	مسکین کو	والا	فقروفاقر / خاکسار
رشتہ دار کو یا فقیر خاکسار کو۔ پھر				
كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَّصُوا بِالصَّبْرِ				
كَانَ	مِنَ	الَّذِينَ	آمَنُوا	وَ
ہو	سے	ان لوگوں جو	ایمان لائے	اور آپس میں وصیت / نصیحت کرتے رہے
ان لوگوں میں بھی (داخل) ہوا جو ایمان لائے اور صبر کی نصیحت				

تولیت و لعل سے کام لیتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ اس کو کوئی دیکھنے والا نہیں۔

تَبَّحُّہُ آیت ۸ تا ۱۷ میں ان زر پرستوں کو اپنی ذات پر غور کرنے کی تلقین کی۔ کیا اللہ نے اسکو نکھیں نہیں دی تھیں کہ وہ دنیا کو دیکھ کر عبرت حاصل کرتا؟ اس کو خوبصورت زبان اور ہونٹ دیئے نیکی اور بدی کے دونوں راستے بتا دیئے۔ مگر جو شخص گھائی سے ہو کر نہ گزرا؟ گھائی کیا ہے؟ غلاموں کو آزاد کرانا لوگوں کو یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھلانے پر ابھارتا بدی کی ترغیبات کا مقابلہ کر کے نیکی کے کام کرتے رہنا۔ یعنی وہ ان لوگوں میں سے نہ ہوا جو ایمان لائے اور ایمان والوں کو صبر اور لوگوں سے ہمدردی اور شفقت کی دعوت دیتے ہیں بلکہ وہ اپنے رب کا شکر گزار بننے کی بجائے اپنے نفس اور مال کا بندہ بن کر رہ گیا۔

انفعال: هَدَيْنَا: ہم نے ہدایت دی/ دکھا دیئے ماضی جمع منکسر ہدی۔ يَهْدِي. اِقْتَحَمَ: وہ خطرات میں گھسا اِقْتَحَمًا سے ماضی واحد

غائب مذکر۔ تَوَّصَّوْا: انہوں نے وصیت کی تو اوص سے ماضی جمع غائب مذکر۔

اسماء: النَّجْدَيْنِ: دو راستے نَجْدًا کا شنیب۔ الْعَقَبَةُ: گھائی پہاڑ کی چوٹی۔ فَكُ: چھڑانا رہا/ آزاد کرنا مصدر ہے۔ رَقَبَةٍ: گردن/ غلام۔ اِطْعَمْتُ: کھانا کھلانا مصدر ہے۔ مَسْغَبَةٍ: بھوک بھوکا ہونا مصدر۔ مَقْرَبَةٍ: نزدیکی قربت رشتہ ذمہ دار۔ رشتہ دار قربت دار۔ مَرَبَةٍ: محتاجی مفلسی فقر وفاقہ ایسی مفلسی جو زمین سے چمٹا دے اور شخص کی سکت نہ چھوڑے ذمہ دار مَرَبَةٍ: خاک آلودہ/ خاکسار (مسکین/ فقیر)۔

آیت ۱۸ تا ۲۰ میں بتایا ہے کہ اگر یہ نیکی کے قافلے میں شامل ہوتے تو اللہ کے ہاں بڑے اجر کے مستحق بنتے، یہی دانے ہاتھ والے ہوتے۔ یہ کفار بائیں ہاتھ والے ہیں انہوں نے اللہ کی آیات کا انکار اور اپنے لیے دوزخ کی آگ کا سامان پیدا کیا۔

وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۱۷ أُولَئِكَ أَصْحَابُ

وَ	تَوَاصَوْا	بِالْمَرْحَمَةِ	أُولَئِكَ	أَصْحَابُ
اور	آپس میں وصیت کرتے رہے	رحم/شفقت کرنے کی	یہی لوگ	صاحب/والے

اور (لوگوں پر) شفقت کرنے کی وصیت کرتے رہے۔ یہی لوگ صاحب

الْمِيْمَةِ ۱۸ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ

الْمِيْمَةِ	وَ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	بِآيَاتِنَا	هُمْ
سعادت ہیں/دائنی طرف	اور	جنہوں نے	نہ مانا	آیتوں کو	ہماری وہ

سعادت ہیں۔ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو نہ مانا وہ

أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۱۹ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤَصَّدَةٌ ۲۰

أَصْحَابُ	الْمَشْأَمَةِ	عَلَيْهِمْ	نَارٌ	مُؤَصَّدَةٌ
والے	بدبختی/بائیں جانب	ان پر	آگ	مسلط کی جائے گی

بدبخت ہیں۔ یہ لوگ آگ میں بند کر دیئے جائیں گے۔

سُورَةُ الشَّمْسِ

یہ سورۃ مکی ہے جو ابتدائی دور میں نازل ہوئی، جب حضور ﷺ کی دعوت کی مخالفت زوروں پر شروع ہو چکی تھی۔ اس کا موضوع ہے نیکی اور بدی کا فرق واضح کرنا اور کامیاب لوگ کون ہیں اور ناکام لوگ کون سے ہیں۔ اسکے مضامین کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

آیت ۱۰ تا ۱۰ میں جملہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ۱ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَّهَا ۲

وَ	الشَّمْسِ	وَ	ضُحَاهَا	۱	وَالْقَمَرِ	إِذَا	تَلَّهَا	۲
تم ہے	سورج کی	اور	روشنی کی	اکلی	اور	چاند کی	جب	پیچھے آئے

سورج کی تم اور اس کی روشنی کی اور چاند کی جب اسکے پیچھے نکلے

افعال: تَلَّى: پیچھے آیا تَلَّوْا (پیچھے چلنا) سے ماضی واحد غائب مذكر تَلَّوْا بَعْلُوْا؛ یہ پڑھ کر پیروی کرنے کے معنوں میں بھی آتا ہے اسکے لیے مصدر تَلَّوْا ہوتا ہے۔

اسماء: الْمَرْحَمَةُ: رحم کرنا، شفقت کرنا، رھت، مصدر (مبہمی)۔ الْمِيْمَةُ: دائنی طرف، أَصْحَابُ الْمِيْمَةِ: جنتی لوگ، صاحب سعادت۔ الْمَشْأَمَةُ: بائیں جانب، بدبختی، أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ: دوزخی لوگ۔ مُؤَصَّدَةٌ: مسلط کی گئی، سب طرف سے بند کی ہوئی، إِضَادَّةٌ سے اسم مفعول (واحد مؤنث)۔